حبل اللہ

(مولانا محمد السورتی)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا

اور اللہ کی رسی کو سب متحد ہو کر مضبوط پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ بن جاؤ

امم و اقوام عالم میں جس قدر غور و فکر کیجیے اور اُس کے اسباب ترقی و تنزل پر نظر دوڑائیے بالآخر اس نتیجہ پر پہونچنا ہوگا کہ ان سب کے اسباب علل متفرق تھے کسی نے دنیاوی اور ظاہری ترقی کی تو کسی نے روحانی اور باطنی، ہر دو قسم کی جامع ترقی صرف اسلام میں پائی جاتی ہے جہاں دین و دنیا کو جسم و روح کی طرح یکجا کیا گیا جس کی تعلیم میں روح کی تربیت کے ساتھ جسم کی تقویت بھی ملحوظ رکھی گئی، یہی کامل قانون ہے جس میں ہر قسم کی اصلاح کے طریقے بیان کئے گئے ہیں اور ہر طریقہ کے واسطے متعدد نمونے اور مثلیں ساتھ ساتھ پیش کر دیے گئے ہیں تاکہ عمل کرنے والوں کے لیے پورا سامان مہیا ہو جائے اور کسی کمی نقصان و تحیر کا موقع باقی نہ رہ جائے۔

اگر اسلام کی تعلیم کا لب لباب و خلاصہ مطلوب ہے تو آیہ واعتصموا بحبل اللہ پڑھو، اس کے مطالب پر نظر ڈالو، پھر اُس کو اپنی زندگی کا پائدار و مستقل دستور العمل بنالو!۔

"حبل اللہ" یہی قرآن مجید ہے جو ہدایت کا مخزن، ترقی و فلاح کا منبع اور کمال انسانی کا بہترین مجموعہ قوانین ہے۔

اعتصام بحبل اللہ سے اتحاد، الفت اور اخلاص پیدا ہوگا جو کسی امت و جماعت کی نشات و ترقی کا ضروری جزو اور اصل اصیل ہے، ہر ایک مسلم کے لیے قوم، ذات، ملک و جہات کسی طرح اتحاد

واجتماع کا اصلی سبب نہیں ہو سکتا، اس کے لیے صرف "قرآن" اور "اسلام" ہی وہ واحد سلسلہ ہے جس میں اُلفت و اخوت قائم ہو سکتی ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس کی بدولت استحکام و قوت حاصل ہو سکتی ہے

اعتصام کے ساتھ تفرق سے ممانعت فرما کر اس حقیقت کو واضح کیا گیا کہ محض ظاہری اتحاد و الفت کا دعویٰ یا اسلام و قرآن پر عمل درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ صمیم قلب سے یہ کام انجام نہ پائے اور اس کی وجہ سے صحیح اخوت و اتحاد پیدا نہ ہو جائے، اگر اعتصام کے ساتھ تفرق و اختلاف ہے تو وہ اعتصام ہی صحیح نہیں، نہ اس کا اثر قلب و جوارح پر ہو سکتا ہے نہ اس کا ضروری نتیجہ دینی و دنیوی ترقی برآمد ہوگا۔ یہی وہ مرض ہے جس سے نظام میں خلل اور نقصان واقع ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ لا علاج بن جاتا ہے

آج مسلمانانِ عالم بھی اسی تفرقہ پردازی کا کام کر رہے ہیں اسی کی بدولت تمام عملی قویٰ معطل اور اصلاح کی سعی بیکار ہو رہی ہے۔!

درحقیقت اگر اس علت کا کوئی علاج ہو سکتا ہے تو وہی حبل اللہ کا اعتصام یعنی قرآن مجید کی طرف رجوع، اس کو اپنا حَکم بنانا، اس کی اشاعت و تعلیم پر پوری قوت صرف کرنا اس کے واسطے بہتر سے بہتر اور آسان سے آسان طریقے اختیار کرنا یہ وہ نیک کام اور اعلیٰ ترین عمل ہے جس کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب ذیل اعلان فرمایا: "خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ" اخرجہ البخاری وغیرہ۔ "تم لوگوں میں وہ سب سے بہتر ہیں جو خود قرآن کا علم حاصل کریں اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں"۔ پس اس ناطق فیصلہ کے بعد دنیا میں تعلیم قرآن سے بہتر کوئی عمل کیونکر ہو سکتا ہے!

حبل اللہ سے اعتصام بھی اسی وقت ممکن ہے جب اس سے واقف ہو، اس کے مطابق عمل کر سکے، اس کی مخالفت سے باز آئے، اور یہ سب باتیں بلا تعلیم ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی توفیق عطا فرما دے۔